محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِ
فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ
فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ ال
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ۔

کتاب الجنائز۔ باب اذا اسلم الصبی فمات ھل یصلّی علیہ وھل یعرض علی الصبی الاسلا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم تھا۔ وہ بی
تو آنحضرت اس کی عیادت کو تشریف لائے۔ اس کے سرہانے بیٹھے اور فرمایا، تو اسلام قبول کرلے۔ اس نے اپنے
کی طرف دیکھا جو پاس ہی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے بیٹے سے کہا، ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔ چ
وہ مسلمان ہوگیا۔ اس کے بعد رسول اللہ علیہ وسلم باہر نکلے، آپ فرمارہے تھے۔ سب تعریف اس اللہ کے لیے
جس نے اس غلام کو دوزخ کی آگ سے نجات دی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جو اس روایت کے راوی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عظیم المرتبت صحابی اور خادمِ خاص تھے۔ انصارِ مدینہ سے تعلق رکھتے تھے۔ آنحضرت کے مدینہ منو
تشریف لے جانے کے بعد آپ سے وابستہ ہوئے اور آپ کی وفات تک آپ کے ساتھ رہے۔ یعنی
سال کا طویل عرصہ آنحضرت کی صحبت و رفاقت میں گزارا۔ اس روایت میں انھوں نے جو کچھ
کیا ہے، وہ اپنے مطلب اور مفہوم میں بالکل واضح ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت فداہ
امی کا دل انسانی ہمدردی کے جذبے سے لبریز تھا۔ اس سلسلے میں مسلمان اور غیر مسلمان کے درمیان
امتیاز نہ تھا۔ بحیثیت انسان کے آنحضرت سب سے نہایت خندہ پیشانی سے پیش آتے اور اس
وہی سلوک روا رکھتے جس کا وہ مستحق ہوتا۔ امیر غریب، چھوٹے بڑے، غلام و آقا، خادم و مخدوم اور
غیر مسلم سب سے حسبِ مراتب ملتے اور جو جس مقام کا اہل ہوتا عطا فرماتے۔

اس سے ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خادم غیر مسلم بھی تھا اور یہودی تھا۔ ظاہر ہے خادم گھر کا بھیدی ہوجاتا ہے اور آقا کے تمام راز اس کے علم میں آجاتے ہیں۔ پھر کسی نہ کسی وقت وہ ان رازوں کو ظاہر بھی کر دیتا ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کو بطور خادم مقرر کیا اور اس قسم کے کسی اندیشے کو دل میں جگہ نہیں دی۔ اس لیے کہ آپ اللہ کے سچے نبی اور خطا سے پاک تھے۔ وہ غلام اپنی زندگی کے آخری سانس تک آنحضرتؐ کی خدمت میں رہا۔

دوسری یہ بات اس سے ظاہر ہوئی کہ مریض کی عیادت کو جانا چاہیے، اگرچہ وہ غیر مسلم ہو۔ چنانچہ یہ حدیث الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ صحیح بخاری کی کتاب المرضیٰ میں بھی امام بخاری نے "باب عیادۃ المشرک" کے تحت درج کی ہے۔ اس سے امام بخاری ثابت یہ کرنا چاہتے ہیں کہ مشرک کی عیادت کو بھی جانا چاہیے۔

تیسرے یہ پتا چلا کہ مریض کی عیادت کرنے والے کو چاہیے کہ وہ مریض کو اچھی باتوں کی تلقین کرے، جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یہودی غلام کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔

مطالعۂ حدیث

مولانا محمد حنیف ندوی

استشراق زدہ حضرات کا کہنا ہے کہ حدیث وسنت کی تدوین وتسوید تیسری صدی ہجری میں محض تاریخی عوامل کی بنا پر معرض ظہور میں آئی۔ مولانا ندوی نے اس کتاب میں اس اعتراض کا محققانہ جواب دیا ہے اور بتایا ہے کہ حدیث نبوی کی اشاعت وفروغ اور حفظ وصیانت کا سلسلہ عہد نبوی سے لے کر صحاح ستہ کی تدوین تک ایک خاص قسم کا تسلسل لیے ہوئے ہے، جس میں شک وارتیاب کی کوئی گنجائش نہیں پائی جاتی۔ انھوں نے حدیث کے علوم ومعارف پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ یہ ایک مکمل سائنس ہے جس میں رجال ورواۃ کی جانچ پرکھ کے پیمانوں کی تشریح کا اہتمام بھی کیا گیا ہے اور ان اصولوں کی نشان دہی بھی کی گئی ہے جن سے محدثین نے متن کی صحت واستواری کا تعین کیا ہے۔ اسلام میں حدیث وسنت کا جو درجہ ہے اس کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔

صفحات ۱۲+۲۱۵ قیمت-/۲۵ روپے

ملنے کا پتا: ادارہ ثقافت اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور